ہے سرسری نگاہ ڈالنے سے مذکورہ بجٹ کئی خامیوں کے باوجود عام لوگوں کی ضروریات کے موافق ہی دکھائی دے رہا ہے، روزمرہ استعمال کی چیزوں پر ٹیکس میں چھوٹ دی گئی ہے جس سے کسی قدر مہنگائی میں کمی ہی ہوگی۔ چنانچہ اس کے اثرات بھی ہونے لگے ہیں تیل، گھی دالیں کسی قدر سستی ہوگئی ہیں، بجٹ میں انکم ٹیکس کی حد بڑھا دی گئی ہے۔ حزب اختلاف نے بھی بجٹ کو اگر مگر کے ساتھ اچھا ہی کہا ہے۔ بجٹ میں غیر ملکی سرمایہ کاروں کے لئے حوصلہ کن مراعاتیں ہیں۔ کسانوں کے لئے اس بجٹ میں خاص خیال رکھا گیا ہے۔ لیکن پورے بجٹ میں بیروزگاری جیسے مسئلے سے جس طرح ان دیکھی کی گئی ہے وہ کوئی اچھی بات نہیں ہے ہندوستان میں بیروزگاری جس طرح بڑھ رہی ہے اچھا ہوتا اگر وزیر مالیات اس طرف بھی زیادہ دھیان مرکوز کرتے چھوٹے اور درمیانہ طبقے کے لئے بجٹ میں کوئی خاص خوشخبری نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی اس کا جس طرح استقبال کیا گیا ہے اسے دیکھتے ہوئے ہم بھی سنہ ۹۴-۱۹۹۳ء کے بجٹ کو ان خوش فہمیوں کے ساتھ کہ کبھی تو عام لوگوں کی ضروریات کا خیال تو رکھا ہی جائے گا۔ عوام الناس کے لئے راحت رسانی کا کسی حد تک بجٹ کہنے میں کوئی عار نہیں محسوس کرتے ہیں۔ ریل بجٹ میں مال بھاڑہ، پلیٹ فارم ٹکٹ اور سیزن ٹکٹ کے کرایوں اور کوئلے کی سپلائی پر سرچارج میں اضافہ ڈیزل پر رعایت کے خاتمہ سے عام بجٹ کی افادیت عام لوگ محسوس نہیں کرسکیں گے۔ ایسا ہمارا خیال ہے۔

اگر ۶ر دسمبر سنہ ۱۹۹۲ء ہندوستان کی تاریخ میں سیاہ ترین دن کی حیثیت سے یاد کیا جائے گا تو ۲۵ فروری سنہ ۱۹۹۳ء کا دن ہندوستان کی تاریخ میں یادگار دن مانا جائے گا، ۶ر دسمبر سنہ ۱۹۹۲ء کو فرقہ پرستوں کی منمانی چلی، یوپی میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی صوبائی سرکار اور مرکز میں کانگریس حکومت کی موجودگی میں ایودھیا میں جس طرح آئین کی دھجیاں اڑائی گئیں اور صوبائی حکومت یوپی کی سپریم کورٹ کو حلفیہ یقین دہانی کے باوجود بابری مسجد کو فرقہ پرستوں زیادہ صحیح فسطائی طاقتوں کے ذریعہ آناً فاناً شہید کیا گیا اس پر سیکولر طاقتیں یا تنظیمیں جتنا بھی ماتم کریں کم ہے، مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اگر جس منظم اور خفیہ پلان کے تحت ان فسطائی طاقتوں نے ہندوستان کے با احترام قانون کی مٹی پلید کی اسے ہم سیکولر تنظیموں و جماعتوں کی پسپائی تو نہیں کہیں گے بلکہ ان کی لاپرواہی سے

تعبیر کئے بغیر نہ رہ سکیں گے۔ ۲۵ فروری ۱۹۹۳ء کو بھارتیہ جنتا پارٹی کی ریلی پر حکومت ہند کی طرف سے پابندی لگائی گئی اس کی تائید تمام ہی سیکولر ذہن کے افراد نے کی۔ پابندی کے باوجود بی جے پی کا ریلی کرنے پر سختی سے بضد رہنا اور پھر حکومت ہند کی طرف سے ریلی روکنے کے سخت ترین انتظامات جس منتظم طریقے سے کئے گئے اور بالآخر ۲۵ فروری کی ریلی بے مثال ناکامی سے ہمکنار ہو کر رہی اس کے پیش نظر سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرکزی حکومت نے جس طرح ریلی کو ناکام کرنے کے لئے تمام آئینی ذرائع استعمال کئے کیا ۶ دسمبر ۱۹۹۲ء کو بابری مسجد کو اسی منتظم اور تمام آئینی ذرائع کو بروئے کار لاکر مسماری سے نہیں بچایا جاسکتا تھا؟ جبکہ مرکزی حکومت کے پاس تمام خفیہ جانکاری حاصل کرنے کے ذرائع موجود ہیں۔ کیا اسے اپنے خفیہ ذرائع سے بابری مسجد کی کسی بھی وقت لاکھوں جنونی "کارسیوکوں" کے ذریعہ مسماری کے اندیشے سے باخبر نہیں کیا گیا تھا؟ اگر کیا گیا تھا تو یہ مرکزی حکومت کی مجرمانہ لاپرواہی کے زمرے میں آئے گا اور اگر باخبر نہیں کیا گیا تھا تو مرکزی حکومت کو اپنے خفیہ ذرائع کی کیسی خامیوں اور ان میں فرقہ واریت کے جراثیم پیدا ہونے کی چھان بین کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جس آئین پر ہمارے ملک کے نظام کی بنیادیں کھڑی ہوئی ہیں جب وہ بنیاد ہی ڈھانے کی حرکتیں ہونے لگیں اور خفیہ ذرائع اسے نہ بھانپ سکیں تو اس کی ذمہ داری حکومت ہی پر آن پڑتی ہے۔

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ ۲۵ فروری کی بھاجپا ریلی دراصل مرکزی حکومت کا تختہ پلٹنے کی سازش کا حصہ تھی اس سلسلے میں امریکہ کے مشہور اخبار "نیویارک ٹائمز" کے اداریئے پر بھی ایک نظر ڈالنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ اخبار مذکورہ نے اپنے اداریئے میں لکھا ہے:" لاکھوں ہندو اندولن کاری ایک سرکاری پابندی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نئی دہلی کی گلیوں سے پارلیمنٹ کی طرف کوچ کریں گے۔ کٹر پنتھیوں کے تشدد اور حالات سے بے خبر سرکار کے رویہ نے دنیا کے سب سے بڑے جمہور کو بربادی کے راستے پر کھڑا کر دیا ہے۔ ۴۵ برسوں سے جمہوریت اور سیکولرزم کے دو اصولوں نے بھارت کے مختلف فرقوں کو آپس میں جوڑ رکھا تھا لیکن اب لگتا ہے کہ یہ تانا بانا کمزور ہو کر ٹوٹ رہا ہے۔ اس کے نتائج بہت ہی بھیانک ہوں گے اس کا اثر نہ صرف بھارت بلکہ پورے برصغیر پر پڑے گا۔ افغانستان کے مسلم کٹر پنتھیوں سے لیکر سری لنکا کے بودھ راشٹر وادی بھی اس سے متاثر ہوں گے۔ جمہوریت اور مساوات کا حامی امریکہ اس سے الگ نہیں رہ سکتا۔ بھارت ایک ملک ہی نہیں بلکہ برصغیر

ہے یہاں کے ۹۰ کروڑ لوگ آپسی معاشرہ و تاریخ سے جڑے ہوئے ہیں لیکن ان کی زبان مذہب اور کلچر الگ الگ ہیں۔ آج بڑا خطرہ ہندو کٹر پنتھیوں والی بھاجپا اور کانگریس پارٹی کی کمزوری سے پیدا ہوا ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی مضبوط ہو رہی ہے اسے امریکہ میں رہ رہے بھارتیوں سے بڑی تعداد میں اقتصادی مدد حاصل ہے۔ چاہے چناؤ ہوں یا اندولن بھاجپا کی جیت بھارت کے ساتھ ساتھ دنیا کے لئے بھی بری خبر ہوگی۔" (ماخوذ روزنامہ "جاگرن" نئی دہلی ۲۶ فروری ۱۹۹۳ء)

غیر ممالک میں ہندوستان کے حالات پر کتنی گہری نظر رکھی جارہی ہے یہ بات "نیو یارک ٹائمز" کے مذکورہ بالا ایڈیٹوریل سے نمایاں ہوگئی ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ بھارت کی سیکولر جماعتیں بھاجپا کے اس فرقہ وارانہ چیلنج کا مقابلہ اسی ڈھلمل ڈھنگ سے کرتی ہیں جسطرح ۶ دسمبر ۱۹۹۲ء تک کرتی رہی ہیں یا اسی منظم طریقہ سے متحد ہوکر کرنے پر آمادہ ہیں جس منظم طریقہ سے فرقہ پرست تنظیم ہندوستانی آئین کی بنیاد کو ڈھانے کے لئے کر رہی ہیں؟ یہ لمحہ فکر یہ ہے اور اس پر ہر اس محب وطن کو غور و فکر کرنا ہوگا جسے ہندوستان کے آئین ہندوستان کے اتحاد و اتفاق اور شاندار اصولوں و روایات سے پیار و محبت ہے۔ اور جنھیں ہندوستان کی آزادی ہی سب سے زیادہ عزیز ہے —— ۲۵ فروری کی ریلی کو حکومت ہند کی طرف سے تمام آئینی ذریعوں کے ذریعہ جس طرح ناکام بنایا گیا ہے اسے دیکھتے ہوئے ہمیں امید ہے کہ حکومت ہند ان فسطائی طاقتوں کی فرقہ وارانہ حرکات و سکنات، ان کی طرف سے اقلیتوں خصوصاً مسلمانوں میں خوف و دہشت پھیلانے کی مذموم و ناپاک کوششوں کو نہ صرف ناکام و نامراد کرے گی بلکہ تمام جائز ذرائع کو عمل میں لاکر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کچل دیگی۔ نیت ثابت منزل آسان۔

فسطائی طاقتیں بزدل ہوتی ہیں انھیں جب یہ یقین ہو جائے گا کہ ہماری ان ناپاک حرکات کی ہندوستان میں کسی بھی طرح پذیرائی نہیں ہے تو یہ خود بخود برساتی مینڈکوں کی طرح غارت و تباہ و برباد ہو جائیں گی۔